

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کوئی سچ مسلمان کے گھر میں تو کوئی بندو کے گھر میں پیدا ہوتا ہے تو پھر نتیجہ پر اعتراض کیوں؟

اجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حقیقت میں اس سوال کا جواب تقدیر والے سوال کے جواب میں ذکر کر دیا گیا ہے، لہذا اس کو دہرانا سر اسر بے فائدہ ہے کیونکہ جو پہلے ذکر کر کے آیا ہوں اس پر تھوڑا غور کرو گے تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ لیکن جب آپ نے سوال کیا ہے تو مجبوراً کچھ عرض کرنا پڑ رہا ہے۔ اول تو سوچ کی بات یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہر ایک کی فطرت صحیح سالم پیدا کی ہے (جس طرح قرآن کریم اور حدیث شریف میں ذکر کر کے آیا ہوں لیکن یہ بندو یا مسلمان، عیسائی یا یہودی، مجوسی یا ملحد کیونست یا دہر لے یہ ساری تفریق انسانوں نے خود اپنے اختیار کو غلط استعمال کرتے ہوئے وجود میں لائی ہیں، اس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا کیا تصور، باقی اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب کو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا کرتا ہے تو اس کا مطلب دوسرے الفاظوں میں اس طرح ہوا کہ اللہ تعالیٰ سب کو مسلمان کرنا یہ تب ہی ہو سکتا تھا جب اللہ تعالیٰ انسانوں سے دنیا میں دیا ہوا اختیار سلب کر لیتا اور ان کو کسی بھی رستے لینے کا اختیار ہی نہ ہوتا اور انسان محض مشینی صفت تخلیق بن جاتا جس طرح سورج، چاند، ستارے اور دوسرے اجرام فلکی بغیر شعور اور بغیر اپنے اختیار و ارادے کے اپنے مدار پر حرکت کرتے ہیں، انسان بھی اگر اسی طرح بے شعور اور بے ارادہ جمادات کے زمرے میں آتا تو پھر انسان کا افضل کمال کہاں سے آتا، اس کے علم سے جو وجود میں آیا وہ کہاں سے آتا۔ اشرف المخلوقات کا لقب کیسے ملتا اور اعلیٰ مرتبہ کیسے حاصل کرتا؟ انسان کا مرتبہ بلند اسی وقت ہوتا ہے جب وہ اپنے ارادہ و اختیار سے کوئی اعلیٰ درجے کا کام سرانجام دیتا ہے ورنہ مشینی صفت کی کسی بھی چیز کو کوئی بھی داو نہیں دیتا، اس حقیقت کو سمجھنے سے یہ لوگ قاصر ہیں تو اس کے لیے راقم الحروف کیا کچھ کر سکتا ہے، علاوہ ازیں میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ انسان یہاں امتحان گاہ میں ہے، لہذا اس کو مجبور محض بنایا۔ سر اسر خلاف ہے آزمائش ارادے کی آزادی کے منتقاضی ہے۔ لہذا اس ارادے کی تنزادی سے لازماً مختلف رستے پیدا ہونے تھے پھر اعتراض کس چیز کا؟ مذید یہ گذارش کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل جیسی بے ہا قوت سے نوازا ہے۔ تو بندو کے گھر پیدا ہونے والا یا کسی اور کے گھر پر پیدا ہونے والا پھر اس کو بھی عقل جیسی نعمت ملی ہوئی ہے جب تک نابالغ ہے اس پر کوئی قلم نہیں ہے کیونکہ اس وقت یہ کامل عقل والا نہیں ہے لیکن بلوغت کے بعد انسان عقل کے کمال کو پہنچ جاتا ہے، لہذا وہ چاہے تو عقل سے کام لے کر مسلمان ہو سکتا ہے اور کتنے ہی بندو بلوغت کے بعد تحقیق کر کے قرآن و حدیث کا مدبر سے مطالعہ کر کے اسلام کے پیرو کار بن گئے ہیں۔ بندوں مخالفوں کی مخالفت کے باوجود اسلام کو ترک نہیں کیا۔ ایسے مقالات ہمارے سامنے موجود ہیں۔ لہذا صرف بندو کے گھر میں پیدا ہونا اسلام کے ترک کے لیے ایک بے حقیقت بہانہ تو بن سکتا ہے لیکن صحیح جواب ہرگز نہیں بنتا۔ قیامت کے دن کوئی بھی انسان یہ نہیں کہہ سکے گا کہ اے اللہ تو نے مجھے بندو کے گھر میں پیدا کیا اور میں مجبور تھا، اگر کسی نے اس طرح کیا تو آپ فرمائیں گے کہ فلاں کیا میں نے تم کو عقل جیسے انمول موتی سے نوازا تھا؟ کیا تو اس سے کام لے کر سیدھا راستہ نہیں لے سکتا تھا؟ آخر تو نے آباء و اجداد کی تقلید سے منہ موڑ کر اور بندہ صحت توڑ کر حق کا راستہ کیوں نہیں لیا۔ حالانکہ دنیاوی معاملات میں تو نے کسی اعتبار سے زمانے کے حالات کتنے نئے کے مطابق آباء و اجداد کی باتوں کو ترک کیا۔ تو پھر اسلام اور کفر کے متعلق سوچ کر اپنے آباء و اجداد کی تقلید کو توڑ کر سیدھا راستہ کیوں نہ اختیار کیا؟ اس سوال کا جواب نہ ان کے پاس اب ہے اور نہ ہی قیامت کے دن ہوگا، بہر حال اگر عقل ہے تو یہ سوال ختم ہے کہ بندو کے گھر میں پیدا ہوا ہے ہم مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ بندو کے گھر میں پیدا ہونے والے بچے عقل سے کام لے کر مسلمان بن جاتے ہیں لیکن مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے والے بچے عقل سے کام نہ لے کر گمراہی کو اختیار کرتے رہتے ہیں، لہذا معلوم ہوا کہ صرف مسلمان یا بندو کے گھر میں پیدا ہونا ہدایت گمراہی کے لیے کافی نہیں ہے۔ لہذا یہ سوال بیہودگی، حماقت اور بے عقلی کا نمایاں ثبوت ہے۔ مزید گزشتہ صفحات کا مطالعہ کریں گے تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 209

محدث فتویٰ